نمبر ۱۳ | مورخہ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈلہوزی کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ خُدا کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے *

گزشتہ پرچہ میں بعض مرکزی دفاتر میں ٹیلیفون لگائے جانے کی جو خبر شایع کی گئی ہے۔ اس کے متعلق یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ یہ کام حضرت میاں شریف احمد صاحب کی زیرِ ہدایات اور آپ کی تجاویز کے مطابق ہُوا۔ آپ نے نہایت محنت۔ اور کوشش سے اسے سرانجام دیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے *

۲۸ و ۲۹۔ جولائی سنہ ۱۹۳۲ء کو پھر خُدا تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھی بارش ہُوئی *

صوفی عطا محمد صاحب متوطن راہوں نے ادیب عالم کا امتحان پاس کیا ہے *

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خُدا تعالےٰ کا فضل کس طرح حاصل ہوتا ہے

(فرمودہ ۲۹۔ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

"خدا تعالےٰ کا فضل دُعا سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وُہ دعا جو اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے۔ وُہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں۔ کہ وُہ دُعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت۔ توکل تبتل۔ سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کرلے۔ جب اس قسم کی دُعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے۔ تو وُہ اللہ تعالےٰ کے فضل کی جاذب ہوکر اُن تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے۔ جو اعمال صالحہ کی رُوح ہیں۔ ہمارا نجات کے متعلق یہی مذہب ہے *

چونکہ نجات کوئی مصنوعی اور بناوٹی بات نہیں۔ کہ فقط زبان سے کہہ دینا اس کے لئے کافی ہو۔ کہ نجات ہوگئی۔ اس لئے اسلام نے نجات کا معیار یہ رکھا ہے۔ کہ اس کے آثار اور علامات اسی دُنیا میں ظاہر ہوجائیں۔ اور بہشتی زندگی حاصل ہو۔ لیکن یہ صرف اسلام ہی کو حاصل ہے۔ باقی دُوسرے مذاہب نے جو کچھ نجات کے متعلق بیان کیا ہے۔ وُہ یہی نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی صفات کا مبطل ہے۔ بلکہ فطرت انسانی کے خلاف اور عقلی طور پر بھی ایک بیہودہ امر ثابت ہوتا ہے۔ وُہ نجات ایسی ہے کہ جس کا کوئی اثر اور نمونہ اس دُنیا میں ظاہر نہیں ہوتا"

("الحکم" ۱۷۔ اگست سنہ ۱۹۰۳ء)

تبلیغی رپورٹ

بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام

انگلستان

لنڈن کے خط موصولہ ۱۰ جولائی ۱۹۳۲ء سے معلوم ہوا ہے کہ جمعہ کو کم لیکن آتوار کو زیادہ نومسلمین مسجد احمدیہ میں تشریف لاتے ہیں۔ جنہیں قرآن کریم کا درس دیتے ہوئے مولوی فرزند علی صاحب نے بتایا۔ کہ قرآن میں اختلاف نہ ہونا اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت ہے۔

درس قرآن شریف کے بعد نماز کا سبق دیا گیا۔ نماز عصر کے بعد مختلف دوستوں کو فرداً فرداً بعض مسائل سمجھائے گئے

۱۸۔ جون مولوی محمد یار صاحب نے ہائڈ پارک میں تقریر کی۔ مختلف مذاہب کا مقابلہ کر کے اسلام کی برتری ثابت کی۔ پھر سوالات کا سلسلہ جاری ہوا۔ دو گھنٹہ تک اسلام کے متعلق مختلف پہلوؤں پر سیر کن بحث کی گئی۔ اور یہود اور نصاریٰ کے اعتراضوں کے جوابات دیئے گئے۔ ایک نومسلم کو قرآن مجید کا سبق دیا گیا۔

امریکہ

شکاگو میں پانچ جون کو گوروں کی ایک اعلیٰ سوسائٹی
people Community Church
میں صوفی مطیع الرحمن صاحب ایم۔ اے کی تقریر ہوئی۔ تقریر کے بعد سوالات کا موقع دیا گیا۔ خاتمہ پر بہت سے لوگوں نے خوشی سے مصافحہ کیا۔ اور کہا۔ کہ ہمارا اسلام کے متعلق خیال غلط فہمی پر مبنی تھا پریسیڈنٹ صاحب نے تو یہ فقرہ استعمال کیا " میری تمام زندگی میں جو سب سے زیادہ تعجب انگیز معلومات کا اضافہ ہوا ہے، وہ یہ ہے۔ کہ اس تقریر سے مجھے معلوم ہوا ہے۔ کہ اسلام ایسا خوبصورت مذہب ہے"

اتوار کو شہر انڈیا نوپلس میں صوفی صاحب نے سلسلۂ تقاریر شروع کیا۔ یہ تقریریں مختلف گھروں میں ہوتی رہیں۔ حاضری تیس۔ چالیس تک ہو جاتی تھی۔ چار گورے اس شہر میں داخل اسلام ہوئے۔ ایک خاندان کے دو افراد باپ بیٹا صوفی صاحب کے گزشتہ دورہ کے موقعہ پر داخل اسلام ہوئے تھے انکی ایک لڑکی جو مسلمان ہونے کو تیار نہ ہوتی تھی۔ اس دفعہ وہ بھی داخل اسلام ہو گئی۔ لڑکی کی والدہ بالشوزم کو پسند کرتی ہے۔ صوفی صاحب نے اسے سمجھایا۔ کہ اسلام بھی سرمایہ داری کے خلاف ہے لیکن جو طریق کار سرمایہ داری کے زیاں کو دور کرنے کے واسطے اسلام پیش کرتا ہے۔ وہ کمیونزم سے بدرجہا بہتر اور قابلِ عمل ہے جس پر کسی کو اعتراض نہیں ہو سکتا۔

صوفی صاحب موصوف کی صحت کمزور ہے۔ جو کہ متواتر لیکچر دینے کے سبب سے اور بھی کمزور ہو گئی ہے۔ گلے اور سینہ میں درد اور تکلیف رہتی ہے۔ لیکن پھر بھی آپ جماعتوں میں تبلیغی جوش قائم رکھنے کے واسطے متواتر دورہ کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی صحت کے واسطے احباب دعا فرمائیں۔ جماعتیں تبلیغ میں حتی الامکان کوشش کر رہی ہیں۔

فلسطین

حیفہ میں ہفتہ زیر رپورٹ میں بیس اشخاص کو تبلیغ کی گئی جن میں سے تین مسیحی تھے۔ احباب جماعت خاص طور پر انفرادی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ بعض بالکل ان پڑھ ہیں مگر غیر احمدیوں میں خوشی سے تبلیغ کر رہے ہیں۔ ان کے دلائل سے پڑھے لکھے غیر احمدی حیران رہ جاتے ہیں۔ دو شخص داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ ان میں سے ایک تاجر ہیں۔ اور بہت مخلص ہیں۔ اپنے دوسرے رشتہ داروں کو اس نور سے منور کرنے کی کوشش میں ہیں۔ جمس سے خطوط آئے ہیں۔ کہ وہاں دوست تبلیغ میں مصروف ہیں۔

ایران

محمرہ سے مرزا برکت علی صاحب آنریری مبلغ تحریر کرتے ہیں بہائی لوگ رُو در رُو مقابلہ کرنے سے کتراتے ہیں۔ لیکن خفیہ خفیہ چھوٹے بچوں کے دلوں میں اسلام کی نسبت زہر پھیلاتے رہتے ہیں۔ دوسری طرف امریکن مشنری بہت کوشش کر رہے ہیں۔ اور تین گھرانے طہران میں عیسائی ہو گئے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ ملانوں کے موجودہ عقائد مثلاً حضرت عیسیٰ ؑ کو زندہ ماننا۔ اور آسمان پر زندہ قرار دینا۔ اور آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے نازل ہونا وغیرہ وغیرہ ہیں۔ اس ملک میں حفاظت اسلام کے لئے خاص مبلغ کی ضرورت ہے۔

آسٹریلیا

جناب حسن موسےٰ خان صاحب تبلیغ کرتے رہتے ہیں اور لٹریچر بھی تقسیم کرتے ہیں نیز اخبارات کو مضمون بھیجتے ہیں اللہ تعالےٰ ان کی اس خدمت کو جو اپنی بیماری کے ایام میں بھی بجا لاتے رہے ہیں۔ قبول فرمائے۔

خاکسار

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

صدر آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا شکریہ

بارہ مولا کا سب سے اہم مقدمہ ریاست نے واپس لے لیا

جناب قاضی عبد الغنی صاحب ریڈر اور دوسرے اکتیس اصحاب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو سرینگر سے یہ تار موصول ہوا ہے کہ بارہ مولا کا سب سے اہم مقدمہ حکومت نے واپس لے لیا ہے۔ از راہ کرم اپنے وکیل صاحب کی کامیابی اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی انمول خدمات کا شکریہ۔ اور مبارکباد منظور فرمائیں۔

ایک نہایت مفید کتاب

مکرمی حکیم محمد الدین صاحب گوجرانوالہ نے ایک کتاب "احکام القرآن" بیت المال کو چندہ میں دی ہے۔ کتاب مفید ہے۔ ہر ایک احمدی کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔ مصنف نے نہایت محنت سے قرآن کریم کے احکامات الگ الگ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق مختلف ہیڈنگ قائم کر کے جمع کر دیئے ہیں۔ جس سے ہر ایک شخص بآسانی جس قسم کے اعمال کے متعلق احکامات دیکھنا چاہے۔ ایک ہی جگہ دیکھ سکتا ہے۔ لکھائی۔ چھپائی بھی اچھی ہے۔ ترجمہ ساتھ ہے۔ پہلے اس کی قیمت ایک روپیہ تھی۔ لیکن اب پانچ آنے ہے۔ محصولڈاک اس کے علاوہ۔

چار جلد کے خریدار کو ایک روپیہ میں۔ ایک درجن کے خریدار کو اڑھائی روپیہ میں علاوہ محصول ڈاک مل سکیں گی۔ اس کتاب کے مطالعہ سے احباب نہ صرف خود فائدہ اٹھائیں گے۔ بلکہ انجمن کی مالی مدد کر کے ثواب بھی حاصل کریں گے۔ خط و کتابت بنام ناظر بیت المال قادیان ہو۔

(ناظر بیت المال)

تلاش گمشدہ

ایک مخلص احمدی پٹھان کا لڑکا کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا پتہ لگے۔ تو دفتر امور عامہ میں اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ حلیہ یہ ہے۔ نام عبد الرحیم۔ لمبا قد۔ موٹی آنکھیں۔ ناک ستواں رنگ پکا گندمی۔ درمیانہ جسم۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۱۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

مسلمانانِ عالم کی افسوسناک حالت

اور ایک مصلح اعظم کی ضرورت

مسلمانوں کی نازک حالت

موجودہ زمانہ میں مسلمان جس نازک دور میں سے گذر رہے ہیں۔ اور جس قسم کی آفات و بلیات کا انہیں سامنا ہے۔ کسی دانا و بینا انسان سے مخفی نہیں۔ آج وہ امت جو دنیا کو درسِ اتحاد دینے کے لئے کھڑی کی گئی تھی۔ تفرق و تشتت کی وجہ سے اغیار کی نگاہوں میں ذلیل ہو رہی ہے۔ جو دنیا میں تقوےٰ و پاکیزگی پھیلانے کے لئے بھیجی گئی تھی۔ مختلف قسم کی بدیوں برائیوں اور ناقابل ذکر سیئات کی مرتکب ہو کر اپنا وقار کھو رہی ہے۔ اور جو اس لئے بنائی گئی تھی۔ کہ دنیا کو اللہ تعالےٰ کے بیش بہا انعامات کا وارث بنائے۔ وہ نہ صرف اللہ تعالےٰ کی رحمتوں سے محروم ہو چکی ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کے غضب کا نشانہ بن رہی ہے یہ ادبار، یہ ذلت، یہ نکبت اور یہ عبرتناک روحانی و جسمانی تنزل ہر حساس انسان کو رنجیدہ خاطر بنانے اور اسے ان امور کی وجہ دریافت کرنے کی طرف مائل کرنے کے لئے کافی ہے۔

تنزل کا حقیقی باعث

قرآن مجید جو خدا تعالےٰ کی آخری اور مکمل کتاب ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ یعنی اللہ تعالےٰ کسی قوم کے ساتھ اپنی رحمت کے سلوک میں اس وقت تک تبدیلی نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنے اعمال اور افعال کی وجہ سے قابلِ عتاب نہ ٹھیر جائے۔ جب کوئی قوم اپنے نفوس میں ایسی تبدیلی پیدا کر لیتی ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کے انعامات کی مستحق نہیں رہتی۔ تو خدا تعالےٰ کا معاملہ بھی اس سے بدل جاتا ہے اور اسے بلندی سے پستی کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے۔

اس آیت سے ثابت ہے۔ کہ جب بھی کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کا اس رنگ میں عذاب نازل ہو۔ کہ اس کی آسودگی اور خوشحالی ذلت و ادبار سے بدل جائے۔ اس کی ترقی تنزل میں مبدل ہو جائے اس میں تقوےٰ و طہارت کی بجائے ضلالت اور گمراہی پھیل جائے۔ تو اس کا ایک ہی سبب ہوتا ہے۔ اور وہ یہ کہ چونکہ اس قوم نے خدا تعالےٰ کی طرف سے منہ موڑ لیا۔ اس لئے خدا کی رحمت بھی اس سے دور ہو گئی۔

موجودہ افسوسناک حالت

اس اصل کے ماتحت جب مسلمانوں کے موجودہ حالات کو دیکھا جائے۔ اور معلوم کیا جائے۔ کہ کیا ان کی ایمانی اور روحانی حالت ویسی ہی ہے جیسی اسلام کے ذریعہ ہونی چاہیئے۔ تو اس کا جواب ہر گوشۂ عالم سے نفی میں ملتا ہے۔ ہر ملک کے مسلمان بحیثیت قوم گر چکے۔ اور بحیثیت مذہب اسلام سے دور ہو چکے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً اس کا خود اقرار کرتے رہتے ہیں۔ اس وقت ہم اخبار "زمیندار" (۱۰-جولائی) کے پرچے سے چند اقتباس پیش کرتے ہیں:-

مسلمانوں کے تنزل کی وجہ

"رابطہ اسلامی اور وحدت دینی" کے عنوان سے دمشق کے عربی رسالہ "الرابطۃ الاسلامیہ" کے مدیر کا "زمیندار" نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے:-

"دنیا میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً چالیس کروڑ ہے۔ اور عربوں کی تعداد آٹھ کروڑ۔ اور یہ سب کے سب ذلیل ہیں۔ فقیر ہیں اور ایک مختصر سی جماعت کے سوا جنہیں اللہ تعالےٰ نے بچا رکھا ہے۔ استعمار کے آہنی پنجہ میں گرفتار ہیں۔ مصر زخم خوردہ ہے۔ فلسطین خون میں نہا رہا ہے۔ مشرقی عرب کا گلا گھونٹ دیا گیا ہے۔ شام تاریکی میں ٹھوکریں کھا رہا ہے۔ عراق منقید ہے۔ کویت بحرین مسقط بے دست و پا ہو رہا ہے۔ طرابلس غرب ظلمتکدہ بنا ہوا ہے۔ ٹیونس جان بلب ہے۔ ہندوستان مقتل میں کھڑا ہے۔ ترکش ذلیل ہو رہا ہے۔ خدا کی شان یہ تمام ممالک جو ایک ہاتھ کی انگلیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ تمام کے تمام ایک ہاتھ کی طرح منشل ہو رہے ہیں ان تمام ممالک کے مسلمان قرآن پڑھتے ہیں۔ اور تمام ایک ہی دینی رشتہ میں منسلک ہیں۔ لیکن افسوس کہ ہماری تعداد میں جس قدر اضافہ ہو رہا ہے۔ ہمارے مصائب بھی اسی قدر بڑھ رہے ہیں۔ کیونکہ ہم نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ اور ہم اپنی اصلاح نہیں کرتے۔ اس لئے خدا بھی ہماری اصلاح نہیں کرتا"

کیا ہی دل ہلا دینے والے بلکہ تڑپا دینے والے الفاظ ہیں۔ جن میں ہر ملک کے مسلمانوں کی ذلت و ادبار کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور پھر کیا ہی مبنی بر حقیقت اعتراف ہے۔ کہ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ مسلمانوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔

پھر لکھا ہے:-

"اتحادِ اسلامی۔ اور وحدتِ دینی کتنی اچھی چیز تھی۔ اور ہماری اس وسیع برادری کی طاقت کس قدر ہوتی جسے قرآن نے قائم کیا ہے۔ کاش ہم اس نورِ الٰہی کی روشنی میں چلتے۔ لیکن ہم نے اس کے بجائے اپنی ہوا و ہوس کا اتباع کیا۔ اور قرآن کو چھوڑ دیا۔ اور کاش ہم یہیں تک رک گئے ہوتے۔ لیکن ہمیں تو قرآن سے نعوذ باللہ ضد سی ہو گئی ہے۔ جن باتوں سے قرآن روکتا ہے۔ ہم ان کے ضرور مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو حکم دیتا ہے اس سے اجتناب کرتے ہیں۔ قرآن نے ہم کو تفرق و تشتت سے روکا۔ مگر ہم نے اپنی وحدت کو پارا پارا کر دیا۔ اس نے آپس کے تنازع سے روکا۔ مگر ہماری زندگی مجسم تنازع بن گئی۔ قرآن نے ہم کو جبن و وہن سے روکا۔ مگر ہم حد سے زیادہ بزدل بن گئے۔ اس نے ہمیں بار بار حکم دیا۔ کہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق سامانِ جہاد تیار رکھیں مگر ہم دنیا کی تمام قوموں سے زیادہ بے سر و سامان ہو گئے۔ اور بجائے اس کے کہ ہم اپنوں پر اعتماد کریں۔ ہم نے اغیار کا سہارا ڈھونڈا اس طرح ہم نے خود اپنے آپ کو تباہ کر لیا۔ لہٰذا خدا نے بھی ہم کو تباہی میں چھوڑ دیا"

عبرت انگیز واقعات کا مرقع

مسلمانوں کی گری ہوئی حالت کا یہ تذکرہ کس قدر دردناک اور عبرت انگیز واقعات کا مرقع ہے۔ اس میں یہ اقرار بھی موجود ہے کہ چونکہ مسلمانوں نے قرآن مجید سے منہ موڑ لیا۔ خدا تعالےٰ کو چھوڑ دیا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے بھی انہیں تباہی و بربادی کے حوالے کر دیا۔

مسلمان غور کریں

جب تمام دنیا کے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ تو غور کرنا چاہیئے۔ اصلاحِ حال کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ اور جب کبھی دنیا میں ایسی حالت پیدا ہوئی۔ تمام عالم میں ضلالت و گمراہی پھیل گئی۔ جس قوم کو

نُور اور ہدایت دے کر دُوسروں کی راہ نمائی کے لئے کھڑا کیا گیا وُہ خود بھی ہدایت سے محرُوم ہو گئی۔ تو اس وقت خدا تعالےٰ اپنی مخلوق کو روحانی اور جسمانی ہلاکت سے بچانے کے لئے کیا انتظام کرتا رہا۔ حالاتِ ماضی سے تھوڑی سے واقفیت رکھنے والا۔ اور قرآن کریم کے عام مطالب سے آگاہ ہونے والا ہر شخص تسلیم کرے گا۔ کہ ایسی حالت میں خدا تعالےٰ اپنی طرف سے ایک مصلح مبعُوث کر کے دُنیا کے لئے سامانِ ہدایت پیدا کیا کرتا ہے۔ اور کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا جب دُنیا ہدایت کی محتاج ہُوئی ہو۔ اور کلیتہً ظلمت و گمراہی میں بھٹک رہی ہو۔ مگر خدا تعالےٰ نے کوئی مامُور نہ بھیجا ہو۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرما دیا تھا۔ کہ مسلمانوں پر ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ ان میں سے ایمان اُٹھ جائے گا۔ اور قرآن ثریا پر چلا جائے گا۔ اب جبکہ وُہ زمانہ جس کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے لئے خبر دی تھی۔ یہی ہے۔ تو دُو پہلوؤں سے رُوحانی مصلح کی آمد پر غور کرنا چاہیئے۔ ایک تو یہ کہ کیا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے زمانہ میں کسی مصلح کے مبعوث ہونے کی خبر دی تھی۔ یا نہیں۔ دوم یہ کہ جب لوگوں کی حالت اس درجہ محتاجِ اصلاح ہو۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ کی اصلاحِ خلق کے متعلق کیا سُنت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جہاں اپنی امت کو آنے والے زمانہ سے ڈرایا۔ اور اس کے خطرات سے آگاہ کیا۔ وہاں یہ بھی بتایا۔ کہ خدا تعالےٰ سعید الفطرت لوگوں کی راہ نمائی کے لئے ایک بہت بڑا ہادی بھیجے گا۔ جو حکم و عدل ہوگا اور اختلافات کا تصفیہ کرے گا۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد اپنی امت کی اصلاح کے لئے ایک مامور من اللہ اور نبی کے آنے کی خبر دی ہے۔ دوسری طرف جب ہم اللہ تعالےٰ کی سنت کو دیکھتے ہیں۔ تو یہ معلُوم ہوتا ہے کہ عالمگیر گمراہی کے وقت وُہ نبی اور رسُول بھیجا کرتا ہے۔

نہایت اہم سوال

اب سوال یہ ہے۔ کہ جب عالمگیر ضلالت اور گمراہی پھیل چکی ہے۔ جس کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے جسے خیر امت قرار دیا تھا۔ اور دُنیا کی راہ نمائی کے لئے کھڑا کیا تھا۔ وُہ خود اقرار کر رہی ہے۔ کہ اس نے خدا تعالےٰ سے مُونہہ موڑ لیا۔ اور خُدا نے اسے چھوڑ دیا۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس زمانہ میں کوئی مصلح اپنی طرف سے نہیں بھیجا۔ اگر مُسلمان اسلام اور ایمان سے تہی دست ہو چکے ہیں۔ اور وُہ خود کہتے ہیں۔ کہ ہو چکے ہیں۔ تو ایسے موقعہ پر جو طریق اللہ تعالیٰ کی سنت سے ثابت۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی سے ظاہر ہے۔ وُہ کیوں خُدا نے اس زمانہ میں ظاہر نہیں فرمایا۔ کیا یہ ممکن ہے۔ کہ اس زمانہ کی مخلوق کو خدا تعالےٰ گمراہی میں چھوڑ دے۔ قطعاً نہیں۔ خدا تعالےٰ نے اس وقت بھی اپنا ایک مامُور بھیجا ہے۔

موجُودہ زمانہ کا مصلح

وُہ مامُور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ چنانچہ آپ نے دُنیا کو مخاطب کر کے اعلان کیا ہے:۔

"اے بندگانِ خُدا آپ لوگ جانتے ہیں۔ کہ جب امساکِ باراں ہوتا ہے۔ اور ایک مدت تک مینہ نہیں برستا۔ تو اس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کنوئیں بھی خشک ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ پس جس طرح جسمانی طور پر آسمانی پانی بھی زمین کے پانیوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح روحانی طور پر جو آسمانی پانی ہے (یعنی خدا کی وحی) وہی سفلی عقلوں کو تازگی بخشتا ہے۔ سو یہ زمانہ بھی اس روحانی پانی کا محتاج ہے۔

میں اپنے دعوے کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میں عین ضرورت کے وقت خُدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ جبکہ اس زمانہ میں بہتوں نے یہُود کا رنگ پکڑا۔ اور نہ صرف تقوے اور طہارت کو چھوڑا۔ بلکہ ان یہُود کی طرح جو حضرت عیسےٰ کے وقت میں تھے۔ سچائی کے دُشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خُدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ ہے۔ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں۔ بلکہ خود زمانہ نے مجھے بُلایا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم)

جماعت احمدیہ میں شمولیت کی دعوت

پس ہم تمام ایسے لوگوں کو جو مسلمانوں کے افتراق اور تشتت پر خُون کے آنسو بہا رہے ہیں۔ دعوت دیتے ہیں۔ کہ وُہ آئیں۔ اور حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر کے ایک سلک میں منسلک ہو جائیں۔ جماعت احمدیہ اس وقت اسلام کی نہایت شاندار خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ اور اس کے افراد کے دل میں حفاظتِ اسلام اور تبلیغ اسلام کا انتہائی جوش ہے۔ ایسی جماعت میں شامل ہو کر مسلمان نہ صرف اسلام کی حفاظت کر سکتے۔ اور اپنے آپ کو سربلند بنا سکتے ہیں۔ بلکہ دُنیا کو بھی آستانۂ الوہیت پر جُھکا سکتے ہیں۔

سِکھوں کی دھمکیاں اور حکُومت کا فرض

سِکھ آج کل مسلمانوں کے خلاف ایک نئی شورش کا آغاز کر رہے ہیں۔ ان کی کوشش یہ ہے۔ کہ حکومت پر دباؤ ڈال کر اسے مُسلمانوں کے ساتھ انصاف کرنے سے باز رکھیں۔ اگر حکومت ہندوستان میں اپنا وقار قائم رکھنا چاہتی ہے۔ اور سکھا شاہی سے پنجاب کو محفوظ رکھنا ضروری سمجھتی ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ سکھوں کے شور و شر کی ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کرے۔ جو حکومت کانگرس کی شورش انگیزی کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس کے لئے سکھوں کی شرارت کا قلع قمع کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ اور جبکہ مسلمان اپنے حقوق کی حفاظت کے ساتھ ساتھ ملک کے امن اور نظام کو قائم رکھنے کی خاطر حکومت کی ہر طرح امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو یہ مشکل اور بھی زیادہ آسانی کے ساتھ دُور کی جا سکتی ہے۔ پس حکومت کو سکھوں کی دھمکیوں اور فضول گوئیوں کے مقابلہ میں ذرا بھی نہیں جھکنا چاہیئے۔ اگر خدانخواستہ اس بارے میں ذرا بھی کمزوری دکھائی گئی۔ تو اس سے نہ صرف حکومت اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارے گی۔ بلکہ ملک کو بھی فتنہ و فساد۔ بدامنی۔ اور بے چینی کی نذر کر دے گی۔

قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ

خدا تعالےٰ کے فضل اور اسی کی دی ہُوئی توفیق سے ہماری جماعت کے معزز فرد شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار "نور" نے کئی سال کی محنتِ شاقہ کے بعد قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ چھاپ کر شائع کرنے میں کامیابی حاصل کر لی ہے۔ شیخ صاحب کی یہ کامیابی جماعت کے لئے باعثِ فخر اور ان کے لئے لائق مبارکباد ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضور نظام دکن بے حد شکر گزاری کے قابل ہیں جنہوں نے اس ترجمہ کی اشاعت کے اخراجات عنایت فرما کر کلام الٰہی کی اشاعت میں امداد فرمائی۔

شیخ صاحب موصُوف کی یہ سعی اس لحاظ سے بھی نہایت قابلِ داد ہے۔ کہ انہوں نے اپنی قوم (سکھ) کو بہترین تحفہ نہایت عمدگی کے ساتھ پیش کر کے اس سے اپنے اخلاص اور محبت کا قابل رشک ثبوت دیا ہے اب یہ سکھوں کا فرض ہے۔ کہ اس تحفہ کی قدر کریں۔ اور محض تحقیق حق کے لئے اور آخرت کی بھلائی کے لئے تعصب اور ضد سے پاک و صاف دل لے کر اس کا مطالعہ کریں۔

کپتان کولڈ سٹریم کا افسوسناک قتل

پشاور کے سول سرجن کپتان کولڈ سٹریم کا قتل ہر اس شخص کے لئے نہایت ہی رنجیدہ اور افسوسناک واقعہ ہے جس نے ان کے حالات پڑھے۔ وُہ اپنے پیشہ کے لحاظ سے ہر درجہ اور ہر قوم کے بیماروں کی جس طرح بے لوث اور سچے دل سے خدمت کرنے والے انسان تھے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ تین دفعہ انہوں نے اپنا خون نکال کر جان بلب مریضوں کے اجسام میں داخل کیا۔ اور اس طرح ان کی بیماری کو دُور کرنے کی کوشش کی۔ تیسری دفعہ انہوں نے حال ہی میں یہ قربانی کی تھی۔ جو انسان مریضوں کے لئے اپنا خون تک دینے سے دریغ نہ کرے۔ اس کے متعلق اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ دوسرے رنگ میں کس قدر جد وجہد کرتا ہوگا۔

ایسے نافع الناس انسان کو بلا وجہ قتل کر دینا ایسا شرمناک فعل ہے جس کی انتہائی طور پر مذمت کرنا ہر انسان کا فرض ہے۔ ہمیں اس حادثہ پر

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوّت اور غیر مبایعین

پچھلے دنوں جماعت احمدیہ جہلم کا ایک تبلیغی جلسہ ہوا جس میں احمدی علماء نے مختلف مضامین پر تقاریر کیں۔ ایک تقریر "ختم نبوت کی حقیقت" پر بھی ہوئی جس میں اسبات کو دلائل سے ثابت کیا گیا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے۔ اور جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ وہ غلطی پر ہیں۔ اور یہ عقیدہ قرآنی تعلیمات کے خلاف ہے۔ مزید برآں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریرات سے بھی آپ کے دعویٰ کو مبرہن کیا گیا تقریر ختم ہونے پر اس بات کی پبلک کو اجازت دی گئی۔ کہ اگر کسی صاحب کو کوئی سوال کرنا ہو۔ یا کسی بات کی وضاحت کرانی ہو۔ تو کرا سکتا ہے۔ اس پر غیر مبایعین کے نمائندے مابینچے اور کچھ سوالات کئے۔ جن کو ۱۲ جولائی کے پیغام صلح میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ منجملہ ان سوالوں کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے خلاف یہ معیار بھی بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) نبی کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کا حکم الگ حکم ہو (۲) وہ معصوم ہو۔ (۳) صاحب کتاب ہو وغیرہ وغیرہ اور پھر لکھا ہے کہ ان معیاروں کی رو سے حضرت مرزا صاحب کو احمدی مبلغ نبی ثابت نہ کر سکا۔ مگر یہ قطعاً درست نہیں۔ کوئی احمدی مبلغ تو الگ رہا۔ ہر ایک احمدی خدا کے فضل سے ان باتوں کا نہایت مدلل جواب دے سکتا ہے۔

نبی کے لئے صاحب کتاب ہونا شرط نہیں

نمبر ایک یعنی اس کا حکم الگ حکم ہو اور نمبر تین یعنے صاحب کتاب ہو۔ کا ایک ہی مطلب ہے۔ یعنے صاحب شریعت ہو۔ لیکن کسی نبی کی نبوت کے ثابت کرنے کے لئے یہ معیار ہی نہیں ہے کیونکہ کئی نبی ایسے ہوئے۔ جو نہ تو کوئی الگ حکم لائے۔ اور نہ ہی صاحب کتاب تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے۔ کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی۔ بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے مطالب یہ ہوتے تھے۔ کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں۔ پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں۔" (شہادۃ القرآن صفحہ ۴۳)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

ان صاف اور صریح حوالجات کی موجودگی میں ان لوگوں کی طرف سے جو حضرت مسیح موعود کو راستباز اور خدا کا مقرب کہنے کے دعویدار ہوں۔ یہ کہنا کہ نبی کے لئے ضروری ہے۔ کہ صاحب کتاب ہو۔ اور صاحب شریعت ہو۔ ورنہ نبی نہیں ہو سکتا۔ حد درجہ کی بے ہودگی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے متعلق صاحب کتاب ہونے کا مطالبہ غلط ہے

دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ دعویٰ نہ تھا۔ کہ میں شرعی نبی ہوں۔ تا آپ کے متعلق یہ مطالبہ کیا جا سکے۔ کہ انہیں صاحب کتاب ہونا چاہیئے۔ جب آپ شرعی نبی ہونے سے انکار کرتے ہیں۔ ایسے کفر خیال کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان خاتم النبیین کے خلاف سمجھتے ہیں تو کسی کا کیا حق ہے۔ کہ وہ آپ کے متعلق علیحدہ حکم اور علیحدہ کتاب دکھانے کا مطالبہ کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہی واضح اور صاف الفاظ میں فرماتے ہیں:

"یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ اور جس کے یہ معنے ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ کلمہ اور علیحدہ قبلہ بناتا ہوں۔ اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتدا، اور متابعت سے باہر جاتا ہوں یہ الزام صحیح نہیں ہے بلکہ ایسا دعویٰ نبوت میرے نزدیک کفر ہے اور نہ آج سے بلکہ اپنی ہر ایک کتاب میں ہمیشہ سے یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔ اور یہ سراسر میرے پر تہمت ہے۔۔۔۔۔ اس نے میرا نام نبی رکھا ہے سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں۔ تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں" (اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

پس یہ مطالبہ یا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے بالکل ناواقف ہونے والوں کی طرف سے کیا جا سکتا ہے۔ یا ان لوگوں کی طرف سے جن کی نظر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی قدر و وقعت باقی نہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی نبوّت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس نبوت کا دعویٰ کیا۔ وہ آپ کی حسب ذیل تحریرات سے معلوم ہو سکتا ہے۔

"تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں۔ مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنے وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے۔ اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۴)

(۲) نبی اس کو کہتے ہیں جس پر خدا کا کلام یقینی و قطعی بکثرت نازل ہو۔ جو غیب پر مشتمل ہو۔ اس لئے خدا نے میرا نام نبی رکھا" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵-۲۶)

(۳) نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"نبی کا شارع ہونا شرط نہیں یہ صرف موہبت ہے جس سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

یہ ہے وہ نبوت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی جاری ہے۔ اور اسی کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ کیا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت جدیدہ کا لانا ایک خصوصیت ہے اور بعض انبیاء میں پائی جاتی ہے۔ اور بعض میں نہیں۔ اب اگر یہ کہا جائے۔ کہ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام دنیا کے لئے مبعوث ہوئے۔ اس لئے نبی وہی ہو سکتا ہے۔ جو تمام دنیا کی طرف مبعوث ہو۔ اور تمام اقوام کے لئے معلم ہو۔ تو یہ جہالت اور کم علمی کا ثبوت دینا ہوگا۔ کیونکہ یہ شرط نہیں۔ کہ نبی وہی ہو سکتا ہے جو تمام اقوام کا معلم ہو۔ اور تمام دنیا کی طرف مبعوث ہو۔ اسی طرح کتاب کا لانا یا الگ حکم کا لانا یہ بھی ایک خصوصیت ہے۔ جس کے نہ پائے جانے سے بھی ایک نبی نبی ہو سکتا ہے۔

بہترین طریق

بہترین طریق یہ ہے۔ کہ قرآن کریم اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات سے ایسے اصول اور معیار جو اللہ تعالےٰ نے انبیاء کی صداقت کو پرکھنے اور نبی و غیر نبی میں امتیاز کرنے کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔ ان کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو پرکھا جائے۔ اور ان من گھڑت معیاروں سے کام نہ لیا جائے جن کا کلام الٰہی میں بطور معیار کے کوئی ثبوت نہیں اور جنہیں قرآن کریم نے نبوت کے لئے بطور شرط ذکر نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود کی معصومیت

باقی رہا یہ مطالبہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معصوم ہونا ثابت کیا جائے۔ تو یہ مطالبہ بے شک قرآن کریم کے ارشادات کے مطابق ایک نبی کے متعلق ضروری ہے۔ اور اس کا پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اسے انبیاء کی نبوت کو پرکھنے کا منجملہ اور معیاروں کے ایک معیار مقرر فرمایا ہے۔ اور اس معیار کو تمام انبیاء نہایت تحدی کیساتھ مخالفین کے سامنے پیش کرتے آئے ہیں۔ اور مخالفین اسے رد کرنے سے عاجز رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کی تحدی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنی صداقت کے متعلق اس معیار کو دنیا کے سامنے رکھا۔ اور زبردست تحدی کیساتھ لوگوں میں اس بات کا اعلان کیا۔ کہ تم اس معیار کی رو سے جو انبیاء کی صداقت کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے مقرر ہے۔ اپنی تسلی و تشفی کر لو۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"اب دیکھو۔ خدا نے اپنی حجت کو تم پر اس طرح پورا کر دیا ہے۔ کہ میرے دعویٰ پر ہزارہا دلائل قائم کر کے تمہیں یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ تا تم غور کرو۔ کہ وہ شخص جو تمہیں اس سلسلہ کی طرف بلاتا ہے۔ وہ کس درجہ کی معرفت کا آدمی ہے۔ اور کس قدر دلائل پیش کرتا ہے۔ اور تم کوئی عیب یا افترا یا جھوٹ یا دغا کا میری پہلی زندگی پر نہیں لگا سکتے۔ تا تم یہ خیال کرو۔ کہ جو شخص پہلے سے جھوٹ یا افتراء کا عادی ہے۔ یہ بھی اس نے جھوٹ بولا ہوگا۔ کون تم میں سے ہے۔ جو میرے سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے۔ جو اس نے ابتدا سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے یہ ایک دلیل ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ زبردست تحدی ایسی ہے۔ کہ اس کی مثال سوا انبیاء کے اور کہیں نہیں مل سکتی صرف انبیاء کرام ہی ہیں۔ جنہوں نے لوگوں پر اتمام حجت کے لئے اس طرح پر تحدی کی۔ اور چیلنج دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایسا ہی کیا مگر باوجود آپ کے چیلنج دینے کے کسی کو اس بات کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ آپ کے متعلق کوئی عیب یا افتراء یا جھوٹ یا دغا ثابت کر سکتا۔ بلکہ دوست اور دشمن نے اس بات کی شہادت دی کہ آپکی پہلی زندگی ہر قسم کے افتراء اور دغا سے پاک تھی چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا:۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی شہادت

"مولف براہین احمدیہ کے حالات و خیالات سے جس قدر ہم واقف ہیں۔ ہمارے معاصرین سے ایسے واقف کم نکلیں گے۔ مولف صاحب ہمارے ہم وطن ہیں بلکہ اوائل عمر کے ہم مکتب [illegible] ... [illegible] مولف براہین احمدیہ کی طرف سے [illegible]

دے سکتے ہیں۔ اور یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ شیطان ایسے ان دوستوں کے پاس آتے ہیں۔ اور ان کو (انگریزی خواہ عربی میں) کچھ پہنچاتے ہیں۔ جو شیطان کی مثل فاسق و بدکار اور جھوٹے دوکاندار ہیں۔ اور مولف براہین احمدیہ مخالف و موافق کے تجربہ اور مشاہدے کی رو سے (واللہ حسیبہ) شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار اور صداقت شعار ہیں۔" (اشاعت السنہ جلد ۷ صفحہ ۹)

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی شہادت

اسی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی باوجود دعویٰ کی مخالفت کے اس بات کی گواہی دی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پہلی زندگی ان کے نزدیک بھی براہین احمدیہ کے زمانہ تک پاکیزہ اور راستبازوں والی تھی چنانچہ لکھا:۔

"جس طرح مرزا صاحب کی زندگی کے دو حصے ہیں۔ اسی طرح میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین کے بعد۔ براہین تک میں مرزا صاحب سے حسن ظن تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷-۱۸ سال کی تھی۔ میں بشوق زیارت بٹالہ سے پاپیادہ تنہا قادیان گیا" (رسالہ تاریخ مرزا صفحہ ۵۳)

امیر پیغام کی شہادت

علاوہ ازیں امیر پیغام خود ایڈیٹر ریویو ہونے کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکبازانہ زندگی کے متعلق بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ ان کی تحریروں میں سے حسب ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔

"دعویٰ کے ماقبل اور مابعد کی زندگی کے مقابلہ کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جس سے دعویٰ کی اصلیت پر روشنی پڑتی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی زندگی میں ہم یہ نظارہ دیکھتے ہیں۔ کہ نبی کو اس کے دعویٰ کے وقت ایک بڑا راستباز اور برگزیدہ انسان عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور کوئی شخص نہیں ہوتا۔ کہ اس پر کچھ بھی عیب لگا سکے لیکن دعویٰ کے بعد اس قدر الزام نبی پر لگائے جاتے ہیں۔ کہ ان کی کوئی حد نہیں رہتی۔ چونکہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی تاریخی زندگی ہے۔ اس لئے مثال کے طور پر میں اسی کو پیش کرتا ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون (سورۂ یونس رکوع ۲) گویا اس آیت شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام مخالفین کو علی الاعلان یہ فرماتے ہیں۔ کہ اس دعوے نبوت سے پہلے بھی تو میں ایک عمر (چالیس سال) تمہارے اندر گزار چکا ہوں۔ اور تم میرے حالات سے بخوبی واقف ہو۔ پس تم میرے اس حصہ زندگی پر اگر کوئی عیب لگا سکتے ہو۔ تو لگاؤ۔ اور اگر تم کوئی عیب نہیں لگا سکتے تو پھر تمہاری عقلوں کو کیا ہو گیا۔ کہ تم اتنا نہیں سمجھتے۔ کہ جس آدمی نے چالیس سال کی عمر تک جو عین جوش جوانی کا وقت ہے۔ ہر ایک قسم کی بری بات سے اجتناب کیا۔ اور ہر ایک فسق و فجور ہر ایک کذب خیانت اور دغا کی راہ سے بچا رہا۔ کیا ایسا آدمی بڑھاپے کی عمر میں پہنچ کر اس سب سے بدتر گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے۔ کہ افتراء علی اللہ کر کے کل کی کل مخلوق کو دھوکہ میں ڈالے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک جو آپ نے دعوئے نبوت کیا۔ الامین کے نام سے عرب میں پکارے جاتے تھے۔ اور کوئی شخص یہ گواہی نہیں دیتا تھا۔ کہ آپ نے اپنی ساری عمر میں ایک بھی جھوٹ بولا ہو۔ ایک عقلمند انسان کے لئے تو اسی قدر سمجھ لینا کافی ہے۔ کیونکہ جس شخص کا جوش اور جذبات جوانی کا وقت اس قدر نیکی اور راستبازی سے گزرتا ہے۔ کہ قوم کے اندر اپنی صداقت اور راستبازی کی وجہ سے شہرت پا جاتا ہے۔ اس کے لئے کیونکر ممکن ہے۔ کہ یکایک ہی ایک ایسی تبدیلی اس کے اندر پیدا ہو جائے جس کا محرک بھی کوئی نظر نہیں آتا کہ وہ تمام نقشہ بدل کر افتراء علی اللہ کی ذلیل ترین زندگی بسر کرلے۔ پس جس طرح قرآن شریف نے کفار کو ملزم کیا۔ اسی طرح آج وہ لوگ بھی ملزم ٹھہرتے ہیں۔ جو جانتے ہیں۔ اور اگر جانتے نہیں۔ تو تحقیق کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی قبل از دعویٰ مسیحیت ایک بالکل بے لوث اور اعلیٰ درجہ کی راستبازی کی زندگی تھی۔ اور عجیب تر یہ کہ آپ کے الہامات میں بعینہٖ وہی عبارت پائی جاتی ہے۔ جو وحی قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت پائی جاتی ہے چنانچہ آپ کے الہام کے یہ لفظ ہیں۔ ولقد لبثت فیکم عمرًا من قبلہ افلا تعقلون اب کوئی شخص خدارا غور کرے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی قبل از دعویٰ مسیحیت بعینہٖ اسی قسم کی بے لوث زندگی ہے۔ یا نہیں جیسے انبیاء کی ہوتی ہے!" (جلد ۵ صفحہ ۲۳۱)

پس ان شہادات سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قانون کے موافق کہ انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ آپ واقعہ میں معصوم تھے پس اس معیار کے رو سے بھی آپ سچے نبی ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معصومیت کے بارے میں اہل پیغام کو کوئی شبہ ہے (جیسا کہ جہلم میں ایک شخص نے اس قسم کا مطالبہ کیا ہے) تو انہیں چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چیلنج اور پرزور تحدی کے مقابلہ میں آپ کا کوئی دغا یا افتراء پیش کریں۔ کیا وہ اس کے لئے تیار ہوں گے۔

خاکسار

شیخ مبارک احمد مولوی فاضل "جامعہ"

تاریخ اسلام

72

جنگِ دمشق

الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں یہ بتایا جاچکا ہے کہ جرجیس جسے رومی سپہ سالار کلوص نے حضرت خالدؓ بن ولید کی طرف اس غرض سے بھیجا تھا۔ کہ وہ اپنے سپہ سالار کی شجاعت اور جرأت کے کارناموں کو بیان کرکے حضرت خالدؓ کو مرعوب کرے۔ اور اس طرح کلوص اور اس کا لشکر شکست سے بچ سکے لیکن حضرت خالدؓ ایسے نہ تھے۔ جو کسی داؤ پیچ میں آجاتے۔ آخر جرجیس کو نادم ہوکر لوٹنا پڑا۔ اور کلوص مجبوراً حضرت خالدؓ بن ولید سے مقابلہ کے لئے نکلا۔

رومی سپہ سالار کی گرفتاری

جونہی حضرت خالدؓ کلوص کے مقابلہ کے لئے سامنے آئے کلوص نے داؤ سے آپ پر نیزہ کا وار کیا۔ لیکن حضرت خالدؓ اپنی ہوشیاری سے اس کے داؤ اور حملہ سے محفوظ و مصئون رہے۔ اور کسی قسم کی آپ کو گزند نہ پہنچی۔ کچھ دیر تک دونوں طرف سے سپہ سالاروں میں نیزہ بازی ہوتی رہی۔ اور دونوں اپنی اپنی شجاعت اور جرأت کے جوہر دکھاتے رہے۔ آخر دفعتہً حضرت خالدؓ بن ولید نے اس زور سے کلوص کے نیزہ مارا کہ اس کی زرہ میں گڑ گیا۔ اور نکالے سے نہ نکل سکا۔ اس پر حضرت خالدؓ نے جھٹکا مارا جس سے کلوص گھوڑے سے نیچے زمین پر آگرا۔ حضرت خالدؓ نے اسے گرفتار کرکے اسلامی خیمہ میں بھجوا دیا اور آپ پھر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے میدان جنگ میں آڈٹے۔ اور دشمن کو مقابلہ کے لئے للکارنے لگے۔

حضرت خالدؓ اور حضرت ضرار کی گفتگو

اس وقت ضرار بن ازور نے حضرت خالدؓ سے عرض کی کہ آپ مقابلہ کرتے تھک گئے ہوں گے۔ اس لئے آپ کسی قدر آرام فرمالیں۔ اور مجھے اجازت ہو۔ تو میں مقابلہ کروں حضرت خالدؓ نے فرمایا "آرام صرف عالم آخرت میں ہی مل سکتا ہے۔ جو شخص آج زیادہ محنت و مشقت کریگا۔ وہی آخرت میں ہمیشہ کی راحت اور خوشی حاصل کرے گا۔ مجھے اللہ اور اس کے رسول کی رضامندی کے حاصل کرنے سے مت روکو"۔

عزرائیل کا مقید ہونا

جب کلوص کے لشکر نے دیکھا۔ کہ کلوص گرفتار ہوگیا ہے۔ تو لشکر نے عزرائیل کو بموجب شرائط کہا۔ کہ اب آپ مقابلہ کے لئے نکلیں عزرائیل نے ہر ممکن کوشش کی۔ کہ کسی طرح حضرت خالدؓ کے مقابلہ کے لئے نہ نکلے لیکن رومی سپاہ نے اسے مجبور کردیا۔ آخر کار جب وہ نکلا۔ تو اس نے نہایت بہادری کے ساتھ حضرت خالد رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا مقابلہ کیا۔ حضرت خالدؓ نے نیزہ پھینکدیا۔ اور تلوار کھینچ کر اس پر وار کرنے لگے۔ لیکن عزرائیل کو کچھ اثر نہ ہوا۔ ادھر چونکہ حضرت خالدؓ بن ولید کا گھوڑا تھک کر چور ہوگیا تھا۔ اسلئے آپ گھوڑے سے اتر کر پیادہ مقابلہ کرنے لگے۔ اور موقع پاکر عزرائیل کے گھوڑے کی ٹانگیں تلوار مار کر کاٹ دیں۔ عزرائیل اپنے گھوڑے سمیت زمین پر چت آپڑا۔ حضرت خالدؓ فوراً اسے گرفتار کرکے اسلامی لشکر میں لے گئے۔

حضرت ابو عبیدہ کی آمد

اتنے میں حضرت ابو عبیدہ بھی لشکر لے کر پہنچ گئے۔ جب حضرت خالدؓ کے سامنے آئے۔ تو اپنے گھوڑے سے اترنے لگے۔ لیکن حضرت خالد بن ولید نے یہ کہکر روکدیا۔ کہ آپکو خلیفہ رسول نے امیر بنا کر بھیجا ہے۔ میں آپ کی بزرگی۔ دانشمندی اور دور اندیشی کا قائل ہوں۔ اور یہ بھی مجھے معلوم ہے۔ کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاص اصحاب میں سے ہیں۔ میں کوئی کام آپ کے مشورہ کے بغیر نہیں کروں گا۔ آپ خیمہ میں تشریف لے چلیں۔ اور آرام فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نے اسلام کا رعب رومی لشکر پر ڈالدیا ہے۔ ان کے دو بڑے جرنیل اور سپہ سالار گرفتار کرلئے گئے ہیں۔ اور اب کسی میں اتنا دم نہیں۔ کہ اسلامی لشکر کا مقابلہ کرسکے۔ انشاء اللہ تعالےٰ کل دشمن کو شکست دینگے اور ان پر فتح پائیں گے۔

اسلامی لشکر کی فتح

چونکہ حضرت ابو عبیدہ اپنے ہمراہ کثیر لشکر لائے تھے اس لئے حضرت خالدؓ بن ولید کی کمان میں بہت بڑا لشکر ہوگیا دوسرے دن رومی لشکر توما جو شاہ روم کا داماد تھا۔ اور فن جنگ میں بڑا ماہر تھا۔ کی زیر کمان میدان میں نکلا۔ حضرت خالد بن ولید نے حضرت ابو عبیدہؓ کے مشورہ سے لشکر کو ایک ہی دفعہ حملہ کرنے کا حکم دیا۔ اس پر لشکر اسلامی نے رومیوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور قتل عام ہونے لگا۔ رومی خوف کے مارے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے لگے۔ اور میدان چھوڑ کر قلعہ میں محصور ہوگئے۔ اور مسلمان اس فتح پر اللہ تعالےٰ کے حضور سربسجود ہوگئے۔

رومیوں کا محاصرہ

حضرت خالدؓ بن ولید نے لشکر اسلامی کے دو حصے کرکے ایک حصہ کو قلعہ دمشق کے دروازہ جابیہ پر زیر کمان حضرت ابو عبیدہؓ متعین کیا۔ اور دوسرے حصہ کو اپنی نگرانی میں مشرقی دروازہ پر متعین کردیا۔

رومیوں کی مزید کمک

رومیوں نے ان حالات کو دیکھ کر فوراً ایک قاصد شاہ روم کی طرف روانہ کیا۔ اور اسے تمام حالات سے آگاہ کرکے کمک طلب کی۔ شاہ روم یہ حالات اور مسلمانوں کے حیرت انگیز کارنامے سن کر سخت ہم و غم میں پڑ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ اسلامی لشکر کے بے پناہ سیلاب کو کس طرح روکا جائے۔

آخر اس نے اپنے مصاحبوں سے اس بارے میں مشورہ لیا۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ وردان کو اس مہم کے سر کرنے اور اہل دمشق کی امداد کے لئے روانہ کیا جائے۔ جو حمص کا حاکم ہے۔ چنانچہ وردان کو بلایا گیا۔ اور شاہ روم نے اسے بہت کچھ انعام و اکرام کا طمع دے کر لشکر کثیر کے ساتھ دمشق کی مہم سر کرنیکے لئے تیار کیا۔ اور ساتھ ہی یہ تاکیدی حکم دیا۔ کہ جب تم بعلبک میں پہنچو۔ تو اجنادین میں جو سردار معہ لشکر موجود ہیں۔ انہیں میری طرف سے یہ حکم بھیج دینا۔ کہ وہ مختلف رستوں کی ناکہ بندی کرلیں۔ تا فلسطین کا اسلامی لشکر دمشق کے لشکر سے ملکر اپنی قوت و طاقت کو بڑھا نہ سکے۔

وردان نے بادشاہ کو یہ تسلی دی۔ کہ میں اسلامی لشکر کو شام کی سرزمین میں پہنچتے ہی وہاں سے نکال دوں گا۔ آپ کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ ملک آپ کا ہے۔ اور آپ کا ہی رہیگا وردان یہ کہہ کر دمشق کی طرف چل پڑا۔ بعلبک پہنچتے ہی بادشاہ کے حکم کو اجنادین میں پہنچا دیا۔ کہ اسلامی لشکر کو کسی راہ سے دمشق نہ پہنچنے دیا جائے۔

محاصرین کا مقابلہ

ادھر حضرت خالد بن ولید نے دمشق کا محاصرہ کر رکھا تھا ہر روز قلعہ پر حملہ کرتے۔ مگر قلعہ والے تیر اور پتھر برساتے۔ اسی کش مکش میں قریباً بیس دن گذر گئے۔ مگر اہل قلعہ نے ہمت نہ ہاری۔ اور کمک کی امید پر برابر مقابلہ کرتے رہے۔

آخر ایک دن حضرت خالدؓ حضرت ابو عبیدہ سے کہنے لگے۔ کہ دمشق کے محاصرہ میں بہت سا وقت ضائع ہو رہا ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ دمشق کے محاصرہ کو چھوڑ کر اجنادین میں جو رومی لشکر جمع ہے۔ اسکا مقابلہ کیا جائے اسکا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ اگر ہم نے اجنادین کے مقام پر رومیوں کو شکست دیدی۔ تو باقی شہروں کا فتح کرنا آسان ہو جائیگا۔ اور انہیں کسی طرف سے کمک کے آنیکی امید نہیں رہیگی۔ اور جلد ہی ہماری حفاظت میں آنا منظور کرینگے۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے اس تجویز سے اتفاق نہ کیا۔ بلکہ یہ کہا۔ کہ اہل دمشق محاصرہ سے تنگ آچکے ہیں۔ اور قریب ہے۔ کہ وہ صلح کے لئے درخواست کریں۔ ایسی صورت میں محاصرہ کا چھوڑنا ان کی دلیری کا باعث ہوگا۔ اس پر حضرت خالدؓ نے محاصرہ کو جاری رکھا۔

خاکسار

شیخ مبارک احمد مولوی فاضل "جامعہ"

تحقیق الادیان

مسیحی اعتقادات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اعتراضات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائی مذہب کی تردید کرتے ہوئے جو زبردست اعتراضات کیے ان کا کچھ نمونہ ایک گذشتہ پرچہ میں دکھایا جا چکا ہے آج بعض اور اعتراضات عیسائیت کی بطالت میں حضور کی ہی تحریرات سے پیش کئے جاتے ہیں۔ تا معلوم ہو کہ کسر صلیب کا کام حضور نے کس شاندار طریق پر سرانجام دیا

انجیل کی تعلیم ناقص ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اعتراض عیسائی مذہب پر یہ کیا ہے کہ ان کی مذہبی کتاب کی تعلیم ناقص ہے۔ اس سے نفوس انسانیہ کی ہرگز تکمیل نہیں ہوسکتی۔ اور اسے بدلائل ثابت کیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"بعض کہتے ہیں کہ انجیل کی تعلیم ہی ایسی عمدہ ہے کہ جو بطور نشان کے ہے۔ لیکن درحقیقت یہ ان کی بڑی غلطی ہے اور سچ یہ ہے کہ انجیل کی تعلیم نہایت ہی ناقص ہے اسی لئے حضرت مسیح کو بھی عذر کرنا پڑا۔ کہ آنے والا فارقلیط اس نقصان کا تدارک کریگا ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ انجیل کے ثناخوان دکھلانے کے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور۔ لیکن اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ انجیل انسانیت کے درخت کی پورے طور پر آبپاشی نہیں کرسکتی۔ ہم اس مسافر خانہ میں بہت سے قوٰی کے ساتھ بھیجے گئے ہیں اور ہر ایک قوت چاہتی ہے کہ اپنے موقع پر اس کو استعمال کیا جائے۔ اور انجیل صرف ایک ہی قوت حلم اور نرمی پر زور مار رہی ہے۔ حلم اور عفو درحقیقت بعض مواضع میں اچھی ہے لیکن بعض دوسرے مواضع میں سم قاتل کی تاثیر رکھتی ہے۔ ہماری یہ تمدنی زندگی کہ مختلف طبائع کے اختلاط پر موقوف ہے بلا شبہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم اپنے تمام قوٰی کو محل بینی اور موقع شناسی سے استعمال کیا کریں ×× پس یہ کس قدر غلطی ہے کہ انسانیت کے درخت کی تمام ضروری شاخیں کاٹ کر صرف ایک ہی شاخ صبر اور حلم پر زور دیا جائے۔ اسی وجہ سے یہ تعلیم چل نہیں سکی اور آخر عیسائی سلاطین کو جرائم پیشہ کی سزا کے لئے قوانین اپنی طرف سے تیار کرنے پڑے غرض انجیل موجودہ ہرگز نفوس انسانیہ کی تکمیل نہیں کرسکتی اور جس طرح آفتاب کے نکلنے سے ستارے مضمحل ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ آنکھوں سے غائب ہو جاتے ہیں یہی حالت انجیل کی قرآن شریف کے مقابل پر ہے پس یہ بات نہایت قابل شرم ہے کہ یہ دعوٰی کیا جائے کہ انجیل کی تعلیم بھی ایک آسمانی نشان ہے" (کتاب البریہ صفحہ ۱۳۲ و ۱۳۳)

انجیلوں میں کذب بیانی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی ثابت کیا ہے۔ کہ انجیلوں میں جھوٹ سے کام لیا گیا ہے۔ اور پادری اس کی قطعاً تردید نہیں کرسکے۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک اور اعتراض میں نے اپنی کتابوں میں کیا تھا جو پادریوں کی انجیلوں متی وغیرہ پر وارد ہوتا ہے جس کے جواب سے پادری صاحبان عاجز ہیں اور وہ یہ ہے کہ انکی انجیلیں اس وجہ سے بھی قابل اعتبار نہیں کہ ان میں جھوٹ سے بہت کام لیا گیا ہے جیسا کہ لکھا ہے کہ یسوع نے اتنے کام کئے ہیں کہ اگر وہ لکھے جاتے تو وہ کتابیں دنیا میں سما نہ سکتیں پس سوچو کہ یہ کس قدر جھوٹ ہے کہ جو کام تین برس میں سما گئے اور مدت قلیلہ میں محدود ہو گئے کیا وجہ کہ وہ کتابوں میں سما نہ سکتے۔ پھر ان ہی انجیلوں میں یسوع کا قول لکھا ہے کہ مجھے سر رکھنے کی جگہ نہیں حالانکہ ان ہی کتابوں سے ثابت ہے کہ یسوع کی ماں کا ایک گھر تھا جس میں وہ رہتا تھا اور سر رکھنے کے کیا معنی گذارہ کے موافق اس کے لئے مکان موجود تھا اور پھر انجیلوں سے یہ بھی ثابت ہے کہ یسوع ایک مالدار آدمی تھا ہر وقت روپیہ کی تھیلی ساتھ رہتی تھی جس میں قیاس کیا جاتا ہے کہ دو دو تین تین ہزار روپیہ تک یسوع کے پاس جمع رہتا تھا اور یسوع کے اس خزانہ کا یہوداہ اسکریوطی خزانچی تھا۔ وہ نالائق اس روپیہ میں سے کچھ چرا بھی لیا کرتا تھا اور انجیلوں سے یہ ثابت کرنا مشکل ہے کہ یسوع نے اس روپیہ میں سے کبھی کچھ للّٰہ بھی دیا۔ پس کیا وجہ کہ باوجود اس قدر روپیہ کے جس سے ایک امیرانہ مکان بن سکتا تھا پھر یسوع کہتا تھا کہ مجھے سر رکھنے کی جگہ نہیں" صفحہ ۵۱

نعماء بہشت کی کیفیت

پھر عیسائیوں کے اس عقیدہ کو کہ بہشت کی لذات صرف روحانی ہیں غلط قرار دیتے ہوئے اس کے مقابلہ میں اسلام کی یہ تعلیم پیش کی۔ کہ مرنے کے بعد بھی انسان کو ایک جسم ملتا ہے اور اس کی صداقت ثابت کی۔ چنانچہ فرمایا:

"ہم نے عیسائیوں کی یہ غلطی بھی ظاہر کر دی ہے کہ ان کا یہ خیال کہ بہشت صرف ایک امر روحانی ہوگا ٹھیک نہیں ہے۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ اس کے روحانی قوٰی بوجہ اکمل واتم صادر ہونے کے لئے ایک جسم کے محتاج ہیں۔ مثلاً ہم مشاہدہ کرتے ہیں کہ سر کے کسی حصہ پر چوٹ لگنے سے قوت حافظہ جاتی رہتی ہے اور کسی حصہ کے صدمہ سے قوت متفکرہ رخصت ہوتی ہے۔ اور بنسبت اعصاب میں خلل پیدا ہونے سے بہت سے روحانی قوٰی میں خلل پیدا ہو جاتا ہے پھر جبکہ روح کی یہ حالت ہے کہ وہ جسم کے ادنیٰ خلل سے اپنے کمال سے فی الفور نقصان کی طرف عود کرتی ہے تو ہم کس طرح امید رکھیں کہ جسم کی پوری پوری جدائی سے وہ اپنی حالت پر قائم رہیگی اس لئے اسلام میں یہ نہایت اعلیٰ درجہ کی فلاسفی ہے کہ ہر ایک کو قبر میں ہی ایسا جسم مل جاتا ہے کہ جو لذت اور عذاب کے ادراک کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے" صفحہ ۱۲

عدل اور رحم کی صفت

عیسائیوں کے اس عقیدہ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے باطل ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ کا عدل بغیر کفارہ کے پورا نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"ہم نے یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ کہ خدا تعالیٰ کا عدل بغیر کفارہ کے کیونکر پورا ہو۔ بالکل مہمل ہے۔ کیونکہ ان کا یہ اعتقاد ہے کہ یسوع باعتبار اپنی انسانیت کے بے گناہ تھا مگر پھر بھی ان کے خدا نے یسوع پر ناحق تمام جہان کی لعنت ڈال کر اپنے عدل کا کچھ بھی لحاظ نہ کیا۔ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے خدا کو عدل کی کچھ بھی پروا نہیں یہ خوب انتظام ہے کہ جس بات سے گریز تھا۔ اس کو یہ اقبح طریق اختیار کر لیا گیا۔ حاصل تو یہ تھا۔ کہ کسی طرح عدل میں فرق نہ آئے اور رحم بھی وقوع میں آجائے۔ مگر ایک بے گناہ کے گلے پر ناحق چھری پھیر کر نہ عدل قائم رہ سکا اور نہ رحم" صفحہ ۱۴

موت گناہوں کا پھل نہیں

عیسائیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ موت۔ انسانی گناہوں کا پھل ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے باطل قرار دیتے ہوئے لکھا۔

"ایک اعتراض جو میں نے پادریوں کے اصول پر کیا تھا یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ انسان اور تمام حیوانات کی موت آدم کے گناہ کا پھل ہے حالانکہ یہ خیال دو طور سے صحیح نہیں ہے اول یہ کہ کوئی محقق اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ آدم کے وجود سے پہلے بھی ایک مخلوقات دنیا میں

مراسلات

"زمیندار" کی غلط بیانی

۲۱ جولائی کے زمیندار میں "بنوں میں قادیانی وفد کی درگت" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"یہ وفد بذریعہ لاری ٹانک سے بنوں آرہا تھا۔ ایک عجیب واقعہ ظہور میں آیا۔ جب یہ لاری بیتہ کی خشک اور خطرناک پہاڑیوں میں سے گزر رہی تھی۔ لاری ڈرائیور نے جو ایک محب الوطن مسلمان نوجوان تھا۔ قرآ کو اپنے مذاق کے مطابق پاکر قومی ترانہ گانا شروع کیا۔ اس پر قادیانی وفد نے آپے سے باہر ہوکر نوجوان مذکور کو گاندھی کا پیرو۔ آریہ وغیرہ الفاظ سے مخاطب کیا۔ مگر اس نوجوان نے اینٹ کا جواب پتھر سے دینے کی بجائے ان کا کرایہ ان کو واپس دے دیا۔ اور انہیں مع ان کے اسباب کے انہی پہاڑیوں میں جہاں میلوں تک پانی کا ملنا بھی محال ہے۔ اتار دیا۔ آ ان مکفرین کا دماغ درست ہوا اور لگی ڈرائیور کی خوشامد کرنے۔ اور وہ تمام مہذب الفاظ جو انہوں نے ڈرائیور مذکور کے لئے استعمال کئے تھے۔ اپنے لئے بار بار استعمال کئے۔ آخر ڈرائیور کو ان کی حالت زار پر رحم آگیا۔ اور انہیں پھر لاری میں بٹھا کر بنوں پہنچایا"

یہ سراسر جھوٹ اور من گھڑت واقعہ ہے۔ نہ کسی موٹر ڈرائیور نے ٹانک اور بنوں کے درمیان کوئی ترانہ گایا۔ نہ ہم نے ڈرائیور کو اس پر کچھ کہا۔ نہ کسی نے ہم کو موٹر سے اتارا۔ نہ ہم نے کسی کی منت وسماجت کی۔ بلکہ ہم نہایت آرام سے ٹانک سے روانہ ہوکر بنوں پہنچے۔ میں زمیندار کو کھلا چیلنج دیتا ہوں۔ کہ اس سارے واقعہ میں سے ایک فقرہ کی صداقت ہی ثابت کردے۔ دراصل یہ انہی غلط بیانیوں میں سے ایک ہے۔ جو اخبار زمیندار جماعت احمدیہ کے متعلق کرتا رہتا ہے۔

جس ڈرائیور کے متعلق زمیندار نے یہ لکھا۔ ہم نے اسے نہایت با اخلاق اور سمجھدار پایا۔ جب بھی وہ موٹر چلانا شروع کرتا بسم اللہ پڑھتا۔ اور اللہ تعالے سے خیر اور سلامتی کی دعا کرتا۔ جہاں جہاں پانی آتا۔ وہ خود موٹر کو روکتا۔ پہلے ہمیں پانی پلاکر بعد میں خود پیتا۔ فجزاہ اللہ

پھر بنوں میں ہمارے جلسے بفضل خدا نہایت خیر وخوبی سے ہوئے۔ میری تقریر میں تین ہزار سے کم سامعین نہ ہوتے تھے۔ جو نہایت اطمینان اور سکون سے تقریر سنتے۔ ہاں ان میں زمیندار اور گاندھی جی کی ذریت بھی ہوتی۔ جو جلسہ کو خراب کرنے کی کوشش کرتی۔ مگر پولیس اسے روک دیتی۔ باقی شرفاء نہایت اطمینان سے تقریریں سنتے رہتے۔ اور وہ مولوی جنہوں نے ایک دن پیشتر فتویٰ دیا تھا۔ کہ احمدیوں کے جلسہ میں جانے والے کی عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ وہ خود ہمارے جلسہ میں شریک ہوئے ؛

خاکسار عبد الغفور مولوی فاضل مہتمم تبلیغ حلقہ راولپنڈی

تعاونوا علی البر والتقوی

محترم جناب ناظر صاحب دعوت وتبلیغ نے احباب کرام کی تبلیغی ضروریات کو محسوس کرکے مجھے "احمدیہ نوٹ بک" کو بہت زیادہ مفصل اور ایک حد تک مکمل کرنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ ساڑھے تین ماہ تک مسلسل محنت کرنے پر نصف سے زاید مسودہ تیار ہوچکا ہے۔ میں نے مندرجہ ذیل مضامین وعنوانات کے متعلق بحث کا ارادہ کیا ہے۔ احباب کرام سے عموماً اور اہل قلم ومبلغین ومناظرین سلسلہ سے خصوصاً درخواست ہے۔ کہ تبلیغی میدان میں اگر کسی مزید موضوع یا عنوان کی ضرورت محسوس کریں تو مطلع فرمائیں۔ تا اس کو بھی درج کرلیا جائے۔ انشاء اللہ ہر عربی عبارت کے ترجمہ اور اعراب کا التزام کیا جائے گا۔ مذکورہ عنوان حسب ذیل ہیں:۔

وفات مسیح ناصری علیہ السلام از قرآن کریم۔ از احادیث از اقوال سلف۔ تردید دلائل حیات مسیح۔ لفظ صلب کی تشریح القار شبہ پر اعتراضات۔ القار شبہ واقوال سلف۔ عدم رجوع موتی۔ حضرت مسیح اس امت میں ہرگز نہیں آسکتے۔ ختم نبوت کی حقیقت۔ اثبات نبوت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از قرآن۔ از احادیث نبویہ۔ از اقوال سلف صالحین۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم۔ از احادیث۔ نبوت مسیح موعود علیہ السلام از تحریرات حضرت اقدس۔ مبائعین و غیر مبائعین کی تحریرات سابقہ متعلق نبوت مسیح موعود۔ مسئلہ کفر واسلام۔ مسئلہ خلافت۔ پیشگوئیوں کے اصول۔ دلائل ایمان و خلافت حضرات ثلاثہ (مشترکہ) اسلام وخلافت حضرت ابوبکر صدیق رض۔ اسلام وخلافت حضرت عمر فاروق رض۔ اسلام و خلافت حضرت عثمان رض۔ حضرت علی رض خلافت نہیں چاہتے تھے۔ مہدی علیہ السلام کے متعلق بعض امور۔ یاجوج ماجوج اور دجال کی حقیقت۔ بہاء اللہ کے دعاوی۔ عقائد فرقہ بہائیہ شریعت بہائیہ کے احکام۔ تردید دلائل اہل قرآن۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں۔ حضرت مسیح موعود کے متعلق پیشگوئیاں۔ معیار صداقت از روئے بائیبل۔ اختلافات بائیبل۔ تحریف بائیبل۔ قرآن شریف کامل الہامی کتاب ہے۔ ابطال کفارہ عقلاً و نقلاً۔ ابطال الوہیت یسوع مسیح۔ تردید دلائل الوہیت یسوع مسیح۔ تردید الوہیت مسیح از روئے منطق۔ حضرت باوا نانک صاحب کا اسلام۔ سوامی دیانند کے سوانح حیات۔ حدوث روح و مادہ آریہ کتب سے۔ از روئے قرآن شریف۔ قدامت روح و مادہ سے محالات مستلزمہ۔ تردید دلائل قدامت روح و مادہ۔ تناسخ ماننے سے محظورات۔ تردید تناسخ عقلاً ونقلاً۔ ویدک تعلیم۔ ویدک دعائیں۔ ویدوں میں ایشوری صفات ویدک احکام دشمنوں کے متعلق۔ وجود وید پر اعتراضات۔ دلائل وجود ملائکہ۔ اعتراضات کے جوابات۔ دلائل ہستی باری تعالے اعتراضات کے جوابات۔ دلائل پر جو جو اعتراضات مناظرات میں پیش کئے جاتے ہیں۔ ان سب کا بالتفصیل جواب دیکر ہر دلیل کو من کل الوجوہ انشاء اللہ محکم کیا جائیگا۔ احباب کرام علاوہ معید مشورہ کے اس مختصر کے نافع الناس ہونیکے متعلق بھی دعا فرمائیں۔

خاکسار غلام احمد مجاہد معرفت احمدی اینڈ کمپنی شاہجہان پور

ضلع جالندھر کے احمدیہ جلسے

ضلع جالندھر کے مندرجہ ذیل مقامات پر جماعت احمدیہ کے تبلیغی جلسے ہونگے۔ تمام انصار اللہ اور دوسرے احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ ان جلسوں کی کامیابی کے لئے کوشش کریں۔ مہاشہ محمد عمر صاحب مہتمم تبلیغ علاقہ اور گیانی واحد حسین صاحب لیکچرار ہوں گے (۱) بنگہ میں ۲۷-۲۸ جولائی کو (۲) لنگیری میں ۲۹-۳۰ جولائی کو (۳) نوانشہر میں ۳۱ جولائی و یکم اگست کو (۴) راہوں میں ۲-۳ اگست کو (۵) پھلور میں ۴ اگست کو (ناظر دعوت و تبلیغ)

بقیہ صفحہ ۳

رہ چکی ہے۔ اور وہ مرتے بھی تھے۔ اور اس وقت نہ آدم موجود تھا۔ اور نہ آدم کا گناہ۔ پس یہ موت کیونکر پیدا ہوگئی۔ دوسرے یہ کہ اس میں شک نہیں۔ کہ آدم بہشت میں بغیر ایک منع کئے ہوئے پھل کے اور سب چیزیں کھاتا تھا پس کچھ شک نہیں ہوسکتا۔ کہ وہ گوشت بھی کھاتا ہوگا۔ اس صورت میں بھی آدم کے گناہ سے پہلے حیوانات کی موت ثابت ہوتی ہے۔ اور اگر اس سے بھی درگزر کریں۔ تو کیا ہم دوسرے امر سے بھی انکار کرسکتے ہیں۔ آدم بہشت میں ضرور پانی پیتا تھا۔ کیونکہ کھانا اور پینا ہمیشہ ایک دوسرے سے لازم پڑے ہوئے ہیں۔ اور طبعی تحقیقات سے ثابت ہے۔ کہ ایک قطرہ میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں۔ پس کچھ شک نہیں۔ آدم کے گناہ سے پہلے کروڑہا کیڑے مرتے تھے۔ پس اس سے ہم کو ماننا پڑتا ہے۔ کہ موت گناہوں کا پھل نہیں۔ اور یہ امر عیسائیوں کے اصول کو باطل قرار دیتا ہے" ص ۵۱

ان اعتراضات نے عیسائیت کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے سرنگوں ہونے پر مجبور کردیا ہے۔ اور تمام عیسائی ان کے جواب سے

مسلمانانِ کشمیر کا سیاسی مسلک

مسلمانان کشمیر کے محبوب رہنما شیخ محمد عبداللہ صاحب ایم۔ ایس۔ سی کے خلاف "زمیندار" نے اپنے مخصوص رنگ میں خامہ فرسائی کی تھی۔ جس کے جواب میں شیخ صاحب موصوف نے حسب ذیل مضمون زمیندار میں شائع کرایا ہے

زمیندار مورخہ ۱۵ جولائی کا ایک اداراتی نوٹ بعنوان "زعمائے کشمیر اور قادیانیت" مطالعہ سے گزرا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب مجھے سیاسی عقائد میں قادیان کا پیرو خیال کرتے ہیں اور میں نے کشمیر کمیٹی کا جو شکریہ ادا کیا تھا۔ اسے ایڈیٹر صاحب نے اپنے دعوے کی دلیل بنا کر استعمال کیا میں چاہتا ہوں کہ اس عریضہ کے ذریعہ اپنے سیاسی مسلک کی وضاحت کر دوں اور کشمیر کمیٹی کا شکریہ ادا کرنے کے وجوہات آپ کے سامنے رکھ دوں تاکہ غلط فہمیوں کا سدباب ہو جائے۔

جہاد بالمال اور جہاد بالنفس

مسئلہ جہاد اور حفاظتِ اسلام و اہل اسلام کے متعلق میرے عقائد کی بنا قرآن پاک اور احادیث نبویہ پر ہے۔ میں جہاد بالمال اور جہاد بالنفس کو ہر ایک فرزند توحید کا فریضۂ حیات سمجھتا ہوں میرے سیاسی مسلک کا انحصار اپنی قوم کی مظلومانہ و مجبورانہ حالت اور استطاعتی ماحول پر ہے یہ ناممکن ہے کہ میں کسی سے مداہنت اور جبن کا سبق سیکھوں یا اپنی قوم کو سکھنے دوں۔ میرے اس دعوے کا زندہ ثبوت ہماری قوم کی یکسالہ مجاہدانہ مساعی اور شہداء کی فوق التصور تعداد سے مل سکتا ہے۔

دو سب سے بڑی ضرورتیں

گزشتہ سال جس وقت ہم پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اس وقت ہماری بیکسی اور بیچارگی کی جو حالت تھی اس کا اقتضاء یہ تھا کہ ہم دنیا کی ہر اس چیز سے فائدہ حاصل کریں جو ہمارے لئے ذرہ بھر بھی مفید ہو سکتی ہو۔ پنجاب کے حساس مسلمانوں نے اخوت اسلامیہ کے پیش نظر ہماری امداد کرنے کے لئے ایک طرف کشمیر کمیٹی کی بنیاد ڈالی اور دوسری طرف مجلس احرار کی سرفروش جماعت کا رخ ہماری طرف پھیر دیا ہماری گوناگوں ضروریات اس بات کی مقتضی تھیں کہ ہماری امداد سب سے زیادہ قانونی اور مالی شکل میں کی جائے۔ کیونکہ ہماری مقابل طاقت نے زیادہ تر ہماری ان ہی دو کمزوریوں کو ہمارے دبانے کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ اس اجمال کی تفصیل یوں ہے کہ تحریک کو دبانے کے لئے جو قتل و غارت عمل میں آئی۔ اس کے باعث سینکڑوں بیوائیں اور یتیم اور ہزاروں بے خانماں اشخاص تحریک کی گردن پر بوجھ بن کر رہ گئے۔ جن کی مالی امداد کرنا تحریک کو فروغ دینے کے مترادف ہو گیا۔ اسی کے ساتھ ہزارہا مسلمانوں پر جعلی مقدمات دائر کر دیئے گئے۔ مسلم وکلاء کی جو حالت کشمیر میں ہے وہ عیاں ہے۔ پہلے تو ہیں ہی ناپید اور جو کہیں ایک آدھ ہے بھی تو اس کے لئے جرأت کے ساتھ سیاسی مقدمات کی پیروی کرنا ممکن نہیں۔ ان حالات میں ہمارے بیرونی معاونین کا فرض تھا کہ وہ ہماری ان دو سب سے بڑی ضرورتوں کو اچھی طرح سے محسوس کرتے اور اسی رنگ میں ہماری امداد کی طرف قدم اٹھاتے۔

کشمیر کمیٹی کی امداد

اس معاملہ میں جہاں تک ممکن ہو سکا کشمیر کمیٹی نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔ مگر افسوس کہ لیڈران احرار نے اپنی توجہ کو ہمارے اس فوری اور صبر شکن درد کی طرف متوجہ نہ کیا۔ اس میں شک نہیں کہ ان کی نگاہیں بہت رفیع مقاصد کی طرف لگی ہوئی تھیں اور وہ ہمارے لئے سیاسیات عالیہ کے انتہائی مدارج کو پا انداز کر دینا چاہتے تھے مگر افسوس کہ درخت پر چڑھنے کے لئے جو قدرتی اصول تھا اسے انہوں نے نظر انداز کر کے براہ راست پھنگ کو ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی۔

کشمیر کمیٹی اور احرار میں مابہ الامتیاز

دوسرا مابہ الامتیاز کشمیر کمیٹی اور مجلس احرار کے درمیان یہ رہا کہ مجلس احرار نے بجائے مشیر بننے کے ہمیشہ ڈکٹیٹر بننے کی کوشش کی اور ہمارا بنیادی اصول یہی تھا کہ ہم بیرونی بھائیوں کی امداد اسی صورت میں لینگے کہ اس کا تعلق صرف خیر خواہانہ مشوروں تک محدود ہو۔ کیونکہ مقامی حالات کے مطابق سیاسی مسلک جس کے ساتھ امکانی حدود تک فضا ساز گار رہو ہم اپنے لئے خود متعین کر سکتے تھے۔ ان حالات میں صاف ظاہر ہے کہ دونوں جماعتوں میں سے جس جماعت نے ہماری مقامی ضروریات کا لحاظ رکھتے ہوئے ہماری امداد کی۔ اس کا شکریہ ادا کرنا ہم پر عرفاً و عادتاً واجب ہے کشمیر کمیٹی میں صرف اس کا پریزیڈنٹ یا سکرٹری ہی شامل نہیں بلکہ اس میں ترجمان حقیقت علامہ سر محمد اقبال جیسے معلم حریت بھی موجود ہیں جن کے حیات آفرو ارشادات رہتی دنیا کے آفتاب ہدایت ثابت ہونگے نیز کشمیر کمیٹی کا شکریہ ادا کرنے کا یہ معنی تو ہے نہیں کہ خدانخواستہ مجلس احرار اسلام کی مجاہدانہ سرگرمیوں کو ہم جھٹلاتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ جس حد تک نیک نیتی کے ساتھ انہوں نے ہماری بہبودی کے لئے سعی کی ہے ہم ان کے مشکور ہیں

لیڈران احرار سے شکایت

مجھے اگر شکایت ہے۔ تو صرف لیڈران مجلس کی اس پالیسی سے جو انہوں نے بلند پروازی کے باعث کشمیر کے متعلق اختیار کی۔ رہے وہ عام ہزارہا مجاہدین احرار جنہوں نے اسلام کے لئے اپنے سینوں پر سنگینیں کھائیں۔ گولیوں اور تیروں کا شکار ہوئے قید و بند کی سختیاں جھیلیں۔ ان کے لئے ہمارے دل میں انتہائی عزت و احترام ہے اور ان کی مالی و جانی قربانیاں ہمارے شکریہ سے بہت کچھ بالاتر ہیں۔ ان کی سعی مشکور کی جزا ادا نہیں خدا ہی دیگا ہم تو صرف اسی قدر کر سکتے ہیں کہ ان کے جرأت آموز کارناموں کو اپنے لئے راہ عمل بنائیں

سیاسی مسلک

مجھے زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ہمارا سیاسی پروگرام کسی بیرونی طاقت کا تابع ہونے کی بجائے ہماری گردوپیش کی فضا اور مقتضائے وقت کا مرہون منت ہے۔ یہی بات ہم حکومت کشمیر سے بھی کہہ چکے ہیں کہ ہمارا سیاسی راستہ کسی کا بتلایا ہوا نہیں بلکہ مصائب اور مظالم کے تیشہ نے خود ہی ہمارے لئے اسے تراشا ہے اور ہم اس پر چلنے میں مختار نہیں بلکہ مجبور ہیں۔ ہمارا عمل اس پر ہے کہ ؎

تراش از تیشۂ خود جادۂ خویش
براہِ دیگراں رفتن عذاب است (اقبال)

سیاسیات میں اگر ہم احرار کے ہم نوا نہیں ہیں تو اہل قادیان کے مقلد بھی ہرگز نہیں

یہی ہمارے مسلک کا خلاصہ ہے اور اسی پر آئندہ بھی ہم گامزن ہونگے۔ بیرونی امداد جو ہمیں [illegible] گی وہ شکریہ کے ساتھ قبول کرینگے۔ مگر اسی اصول [illegible] تحت۔

کشمیر کمیٹی کے کارکن

رہا یہ کہ کشمیر کمیٹی نے [illegible] ہمیشہ ایسے کارکن بھیجے جو جماعت قادیان [illegible] منسوب تھے تو اس کے متعلق یہ گزارش ہے [illegible] ہوں نے کبھی یہاں مذہبی معاملات میں دخل نہیں دیا [illegible] اپنے فرائض منصبی میں سرگرم رہے نیز ان کے بعد [illegible] ے وہ اہل سنت حضرات تھے جن کی دیانت وا[illegible] آپ کے ہاں بھی مسلم ہے اور مجھے تو یقین ہے کہ [illegible] ن میں آپ کے ہاں بھی ایمان کوئی شرط نہیں ہے

۱۸۰

زندگی کی کسی کشمکش میں آپ مصروف ہوں

امرت دھارا کو ضرور پاس رکھیں کیونکہ یہ آپ کو بہت سی تشویش خرچ اور تکلیف سے بچا دیگی

گرمیوں کا موسم ہے!

ان دنوں میں ہیضہ اور بدہضمی کی شکایات بہت ہو جاتی ہیں۔ پیاس بہت لگتی ہے۔ پانی بہت پیا جاتا ہے۔ پیٹ پھول جاتا ہے۔ دست و بدہضمی اور پیٹ کے بیشمار امراض اس ساری طاقت کا ستیاناس کر دیتے ہیں جو کہ سردیوں میں حاصل کی ہوئی ہوتی ہے اسواسطے آجکل کے دنوں میں

امرت دھارا کی شیشی ہر وقت پاس رکھو!

امرت دھارا کی دو چار بوندیں وہ کام دینگی کہ آپ حیران ہو جائینگے۔ یہ وقت بیوقت کی تکلیف گھبراہٹ اور فکر سے بچاتی ہے

جس گھر میں موجود ہو تو سمجھ لینا چاہیئے کہ ایک بڑا ڈاکٹر گھر میں موجود ہے

چاہے کوئی بیماری ہو استعمال کریں ضرور فائدہ ہوگا بہت عجیب چیز ہے۔ ہزارہا استعمال کرنے والوں میں سے چھتیس ۳۶ ہزار سے زاید کی رائے ہے

کہ امرت دھارا ہر وقت ہر ایک کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہیئے۔ نہ جانے کسی نہ کسی وقت ضرورت پڑ جائے

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنے۔ نمونہ آٹھ آنے

ترکیب استعمال کی کتاب شیشی کے ساتھ ہوتی ہے۔ ہندوستان کی جس زبان میں چاہیئے خط میں لکھدیں۔ مفصل حالات کیواسطے رسالہ امرت منگوائیں کارخانہ کی دیگر چارسو ادویات کی فہرست اور طبی کتب مصنفہ پنڈت صاحب کی فہرست اور رسالہ امراض مخصوصہ مردمان بھی جس کو ضرورت ہو منگنے پر مفت بھیجے جاتے ہیں۔

احتیاط نقلوں سے بچو کیونکہ سخت دیرینہ امراض میں دھوکہ دیکر دکھ و تشویش کو بڑھاوینگی صحت کے معاملے میں کبھی نقلوں پر اعتبار نہ کرو۔

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ **امرت دھارا ۹۳ لاہور**

المشتہر

مینجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ۔ لاہور

(گودبھری) حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

مولانا حکیم نورالدین شاہی طبیب کا نسخہ مجرب مشہور عام رجسٹرڈ حب اٹھرا یہی ہے۔ اگر آپ کو اولاد کی خواہش ہے تو اپنے گھر میں حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپ نے اپنی بے اولادی کا اندھیرا دور کرنا ہے۔ تو حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں۔ اگر آپ کو اپنی بیوی کی پیاس بجھانی منظور ہے تو حب اٹھرا رجسٹرڈ استعمال کرادیں اس کے استعمال سے بفضل خدا ہزاروں گھر اولاد حاصل کر چکے ہیں۔ اٹھرا کیا ہے۔ حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں پیدا ہو کر مر جاتے ہیں۔ رجسٹرڈ حب اٹھرا رحم کی کمزوریاں دور کرتی ہے رحم کو طاقتور بناتی ہے۔ اور بچہ رحم میں پوری طاقت حاصل کرتا ہے۔ حب اٹھرا حمل گرنے سے روکتی ہے اور پیدائش میں آسانی ہوتی ہے۔ بچہ خوبصورت مضبوط تندرست۔ ذہین پیدا ہوتا ہے۔ بچہ اور والدہ کیلئے تریاق ہے قیمت فی تولہ دو روپیہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے یکدم منگوانے پر صرف گیارہ روپیہ علاوہ محصول۔ نصف کیلئے محصول معاف

المشتہر:۔ نظام جان اینڈ سنز دواخانہ نورالصحت [illegible]

تجارت کرو فائدہ اٹھاؤ

کمپنی ہذا کے کارکن احمدی ہیں

ہمارا کٹ پیس کا مال تمام ہندوستان میں مقبول ہو رہا ہے۔ قلیل منافع لیکر عمدہ۔ ارزاں مال کی چھوٹی نمونہ کی گانٹھیں ملتی ہیں دو صد۔ یکصد۔ پچاس روپیہ نقد کی نرخ پر بیوپاریوں کو بھیجتے ہیں۔ دو صد کی گانٹھ کا کرایہ مال گاڑی خود ادا کرتے ہیں۔ چہارم رقم ہمراہ آرڈر آنی چاہیئے۔ واٹر پروف کوٹ ارزاں نرخ پر دیتے ہیں۔ امریکن کمرشل کمپنی رجسٹری شدہ [illegible]

رشتہ درکار ہے

کنوار ارشتہ ہے صورت سیرت اچھی [illegible] کی تعلیم خامی ساتویں جماعت تک دنیاوی تعلیم۔ امور خانہ داری میں ہوشیار راجپوت قوم ہے۔ رشتہ کرنے والے برسر روزگار ہوں۔ جائداد والے ہوں۔ احمدی مبایع ہوں۔ اپنے مفصل حالات اطلاع دیں۔ خط و کتابت معرفت

جناب سید محمد اسحاق صاحب قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس جناب میاں عبدالمجید خانصاحب عدالتی بہادر کپورتھلہ ۴ ساون سمت ۸۹

سماۃ کشن دیوی بیوہ سنتا سنگھ ذات جٹ سکنہ ڈھلواں ڈگری دارا

بنام

لالو ولد عمرا قوم ارائیں سکنہ میانی باقرپور تحصیل کپورتھلہ مدیون

مثل نمبر ۔۔ اجرائے دیوانی

الیصال مبلغ ۔۔ معہ خرچہ اجرائے دیوانی

اشتہار

مقدمہ مندرجہ عنوان میں ڈگری دار نے بذریعہ درخواست یقین دلایا ہے کہ مدیون دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتا ہے اس لئے بذریعہ اشتہار ہذا اسے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ بتاریخ ۳۲ ساون سمت مطابق ۱۵ اگست ۱۹۳۲ء حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی و جوابدہی مقدمہ بالا کرے۔ بصورت عدم حاضری کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ڈیلی میل لنڈن کے سیاسی نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان میں فرقہ وار مسئلہ کے عارضی تصفیہ کا اعلان ماہ اگست کے آغاز میں کریگی

کپتان کولڈسٹریم سول سرجن پشاور کے قاتل عبدالرشید کو ۲۶ جولائی عدالت نے دس گواہان استغاثہ کے بیانات قلمبند کرنے کے بعد سشن سپرد کر دیا۔ ملزم نے اپنے بیان میں جرم کا اعتراف کر لیا ہے۔

دہلی میں ۲۵ جولائی کو پولیس نے ایک بنگالی نوجوان کو ٹریفک کانسٹیبل پر حملہ کرنے کے سلسلہ میں گرفتار کر لیا اس کے قبضہ سے پانچ نالی کا ایک ریوالور اور پانچ کارتوس برآمد ہوئے۔

ہائیکورٹ لاہور میں ۲۶ جولائی کو عطاء اللہ شاہ بخاری کی اپیل کی سماعت ہوئی۔ باغیانہ تقریریں کرنے کے جرم میں عدالت ماتحت سے ایک سال قید سخت اور اڑھائی سو روپیہ جرمانہ کی سزا ملی تھی۔ وکیل کی بحث اور جرح کے بعد فاضل ججوں نے اپیل خارج کر دی اور سزا بحال رکھی۔

ریاست الور کے مظلوم مسلمان حکام کے جور و ستم سے تنگ آ کر وطن چھوڑنے پر مجبور ہو رہے ہیں ۲۶ جولائی کی اطلاع ہے کہ دو ہزار کے قریب مسلمان دہلی پہنچ گئے ہیں

اخبار سیاست لاہور نے چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور سپرنٹنڈنٹ پریس برانچ کے نام اختر علی بن ظفر علی کی دو چٹھیاں شائع کی ہیں جن میں زمیندار نے آستانہ حکومت پر خوب ناک رگڑی اور گورنمنٹ کے متعلق اپنے رویہ کو بدلنے کا اقرار کیا ہے۔ زمیندار نے چٹھیوں کی صحت سے انکار کرتے ہوئے سیاست سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔ دوسری صورت میں قانونی چارہ جوئی کرنے کی دھمکی دی۔ لیکن سیاست نے جواب میں چیلنج کیا ہے کہ اگر حوصلہ ہے تو سرد میدان ہو اور استغاثہ دائر کرو۔ پھر دنیا دیکھ لیگی کہ چٹھیاں جعلی ہیں یا حقیقی۔ زمیندار خاموش ہو گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ چٹھیاں حقیقی ہیں۔

سری نگر ۔ ۲۶ جولائی کی خبر ہے کہ خواتین کی ایک جماعت مجلس میلاد سے واپس آ رہی تھی کہ میرواعظ یوسف شاہ کے معتقدین نے علی کدل کے مقام پر ان سے کچھ بدسلوکی کی۔ بعض شرفاء نے خواتین کو مفسدین کے ہاتھوں سے بچانا چاہا لیکن وہ ان پر بھی حملہ آور ہو گئے اور یوسف شاہ کی پارٹی نے لاٹھی اور پتھر بھی استعمال کئے۔ نصف درجن سے زائد اشخاص مجروح ہوئے۔ مولوی یوسف شاہ کے پیرو یہ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب نے انہیں دوسروں کے خلاف جہاد کی اجازت دیدی ہے۔

بلدیہ لاہور کے آفس سپرنٹنڈنٹ کو ۲۵ جولائی کو پچاس روپے بطور رشوت لینے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا

اوٹاوہ سے ۲۵ جولائی کی اطلاع ہے کہ کینیڈا کے لوہے کے تاجروں کے ساتھ کامیاب گفت و شنید کے بعد لوہے کے برطانی تاجروں کے نمائندوں نے دوسرے مقبوضات کے نمائندوں کے ساتھ امید افزا گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ لوہے کے امریکن تاجروں کا اندازہ ہے کہ انگلستان اور کینیڈا کے معاہدہ کی وجہ سے سالانہ چار کروڑ ڈالر کے فولاد کا کاروبار ریاستہائے متحدہ میں منتقل ہو جائیگا۔

پشاور سے ۲۷ جولائی کی خبر ہے کہ شموزئی اور سالارزئی قبائل کے ایک لشکر نے جو جنڈول کے مغرب میں پہاڑیوں پر مقیم ہے۔ نواب دیر کے علاقہ پر حملہ کیا۔ لیکن نواب دیر کی افواج نے اسے پسپا کر دیا۔

بمبئی سے ۲۶ جولائی کی اطلاع ہے کہ پولیس نے ایک مکان کی دوسری منزل پر واقعہ ایک کمرہ پر چھاپہ مارا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ کمرہ بنگال پراونشل کانگرس کا سٹور روم تھا اور یہاں سے تمام ہندوستان کو کانگرسی لٹریچر مہیا کیا جاتا تھا۔

ضلع رہتک کے مشہور ڈاکو اور قاتل ہر پھول کی اپیل لاہور ہائیکورٹ نے ۲۶ جولائی کو مسترد کرتے ہوئے اسکی سزائے موت بحال رکھی۔ اسے ہندوؤں نے گئو بھگت کا خطاب دے رکھا تھا۔ اور اس نے ۱۲ مسلمان قصابوں کو بندوق کے ذریعہ قتل کیا تھا۔

ریلوے پولیس لاہور نے دو آدمیوں کا بغیر ٹکٹ کے سفر کرنے کے جرم میں چالان کیا۔ عدالت نے جرمانہ مانگا تو انہوں نے غربت کا عذر کیا۔ اس پر عدالت نے ۲۶ جولائی کو ان کی پگڑیاں اور جوتیاں اتروا کر انہیں رہا کر دیا۔

محکمہ آبکاری کے ایک سب انسپکٹر نے ۲۶ جولائی کو ضلع لاہور کے ایک گاؤں ملیاں تھانہ برکی میں کسی مخبر کی اس اطلاع پر کہ وہاں ناجائز شراب کشید کی جاتی ہے متعدد مکانوں کی تلاشیاں لیں اور گاؤں کے باہر مختلف کھیتوں میں سے نو سو گھڑے جن میں تین ہزار سیر شراب کا مصالحہ اور ساٹھ سیر ناجائز کشید شدہ شراب تھی۔ برآمد کئے

دریائے راوی میں لاہور کا ایک متمول ہندو معہ اپنے بیوی اور بچے کے ۲۶ جولائی کو بذریعہ کشتی سیر کر رہا تھا کہ عورت نے بچے کو نہلانے کے لئے دریا میں ڈبکی دی۔ فوراً نیچے سے کسی آبی جانور نے بچے کو کھینچ لیا اور باوجود پوری کوشش کرنے کے بچہ چھڑایا نہ جا سکا۔

سیالکوٹ میونسپل کمیٹی کے اگزیکٹو آفیسر رائے صاحب لالہ نتھو رام صاحب کے خلاف ۲۷ جولائی کو عدم اعتماد کا ووٹ ۱۴ ووٹوں کی موافقت اور ۶ کی مخالفت سے پاس کیا گیا۔ سردار گنڈا سنگھ صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی اور سردار ہر دیو سنگھ صاحب نے بھی اس تحریک کے حق میں ووٹ دیئے

لنڈن سے ۲۶ جولائی کی اطلاع ہے کہ وزیر اعظم کی صحت اب بہتر ہو گئی ہے اور امید ہے کہ ۲۰ اگست کو آپ واپس لنڈن آ جائیں گے۔ لوسی موتھ میں قیام کے دوران میں آپ جن مسائل پر غور کرتے رہے اور لنڈن میں پہنچ کر ابھی مزید غور کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ تین ہیں۔ اوٹاوہ کانفرنس کی ترقی۔ ہندوستان کا آئینی مسئلہ اور آئرش سوال۔

ریاستہائے ہند کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ شائع ہو گئی ہے اور ان تین کمیٹیوں کا کام ختم ہو گیا ہے جنہیں گول میز کانفرنس کے دوسرے اجلاس کے اختتام پر وزیر اعظم نے مقرر کیا تھا۔ رپورٹ متفق علیہ ہے اور فیڈریشن میں شامل ہونے والی ہر ریاست کے لئے اس میں مالی تصفیہ کے متعلق مکمل تجاویز موجود ہیں

ڈبلن ۲۶ جولائی کو برطانوی مال پر ہنگامی محصولات کی فہرست شائع ہو گئی ہے ۔ سیمنٹ پر ۲۵ فیصدی بجلی کے سامان پر ۲۰ فیصدی شکر وغیرہ پر فی ہنڈرڈ ویٹ ۲۸ فیصدی لوہے اور فولاد کے سامان پر ۔ فیصدی اسی طرح مٹھائیوں سامان خورد نوش شراب اور تمباکو وغیرہ پر بھی مزید محصول عائد کر دیا گیا ہے۔ [illegible]